

## 9477- فرشتوں پر ایمان کا مطلب

سوال

فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب کا خلاصہ

فرشتوں پر ایمان چارچیزوں پر مشتمل ہے: اس بات کا اقرار کہ فرشتے موجود ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی پروردہ تابع فرمان مخلوق ہیں۔ جن فرشتوں کے نام شریعت نے بتائے ان کے ناموں پر ایمان رکھنا۔ جن فرشتوں کی صفات شریعت نے ہمیں بتائیں ان کی صفات پر ایمان لانا۔ اور جن فرشتوں کی ذمہ داریاں شریعت نے بتائیں ان پر ایمان رکھنا۔

پسندیدہ جواب

فرشتوں کا تعلق غیری جہان سے ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے، یہ اللہ کے احکامات کی، بجا آوری کرتے ہیں، کیونکہ **{لَا يَخْشُونَ اللَّهَ مَا أَمْرَنَاهُمْ وَلَا يَغْلُبُونَ مَا يُنْزَلُونَ}** ترجمہ: اللہ انہیں جو بھی حکم دیتا ہے فرشتے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو کچھ بھی حکم دیا جاتا ہے وہ اسے کر گزرتے ہیں۔ [التریم: 6]

فرشتوں پر ایمان میں چارچیزیں ہوتا ضروری ہے:

- اس بات کا اقرار کہ فرشتے موجود ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی پروردہ تابع فرمان مخلوق ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں معزز مقام حاصل ہے، ان کی خوبی یہ ہے کہ **(جَبَادُ مُنْخَرِمُونَ)**
- (26) **(لَا يَمْشُؤُنَةٌ بِالْقَتْلِ وَهُمْ يَأْمُرُونَ يَغْلُبُونَ** ترجمہ: وہ معزز ترین بندے ہیں [26] اور وہ اللہ کے ہاں زبان درازی نہیں کرتے، اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ [الانبیاء: 26-27]
- جن فرشتوں کے نام شریعت نے بتائے ان کے ناموں پر ایمان رکھنا، مثلاً: جبریل، میکائیل، اسرافیل، مالک اور رضوان وغیرہ علیم السلام۔
- جن فرشتوں کی صفات شریعت نے ہمیں بتائیں ان پر ایمان لانا، مثلاً: ہمیں احادیث نے بتایا کہ سیدنا جبریل علیہ السلام کے 600 پر ہیں، اور ان کی جسامت اتنی بڑی ہے کہ وہ پورے افغان میں پچھائے ہوئے تھے۔
- جن فرشتوں کی ذمہ داریاں شریعت نے بتائیں ان پر ایمان رکھنا، مثلاً: جبریل علیہ السلام کی ذمہ داری وحی کی ہے، اسرافیل علیہ السلام کی ذمہ داری صور میں پھونکنے کی ہے، میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری بارش نازل کرنے کی ہے، جبکہ مالک علیہ السلام کی ڈیوٹی جسم پر ہے۔

یہاں اس بات پر ایمان رکھنا بھی لازم اور اہمیت کا حامل ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اعمال لکھتے ہیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **(إذْ شَكَّى النَّسْقِيَانِ عَنِ الْتَّيْمَنِ وَعَنِ الشَّمَالِ تَعْيِدٌ مَا يَلْفَظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَنِيهِ رَقِيبٌ هَرِيدٌ)** ترجمہ: جب (بندے کے ہر قول و فعل کو) دو لکھنے والے لکھتے ہیں، جو دوسرے طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہیں۔ [17] وہ کوئی بھی بات نہیں بوتا مگر اس کے پاس ایک نگران مستعد ہوتا ہے۔ [ق: 17-18] تو یہ مستعد نگران انسنی فرشتوں میں سے ہوتا ہے۔ لہذا مسلمان کو نیال کرنا چاہیے کہ فرشتے اس کی بری باتیں بھی لکھیں اور کل قیامت کے دن اسے بری بھی لکھیں؛ کیونکہ جو بھی لفظ زبان سے نکلے گا یہ فرشتے اسے لکھ لیتے ہیں، پھر قیامت کے دن سب کچھ اسے اپنے سامنے لکھا ہوا اور واضح نظر بھی آتے گا، اور اسے قیامت کے دن کما جائے گا کہ اپنانا مہ اعمال خود پڑھو تمہارا اختساب کرنے کے لیے تمہاری کتاب ہی کافی

ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے : **(وَنَجْرُوحُ لِرَبِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَتَبَ لَنَا مَا لَيْقَاهُ شَفَاعًا) (13)** افراد تائب کئی پیشک ایام علیک ایام علیک خیبا۔ ترجمہ : ہم قیامت کے دن اس کے لیے کتاب نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پاتے گا۔ [13] توب اپنی کتاب پڑھ، آج تو خود ہی اپنا احتساب کرنے کے لیے کافی ہے۔ [الاسراء: 13-14]

الله تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پرده پوشی فرمائے اور ہمیں معاف فرمادے، یقیناً وہی سننے والا اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (843) کا جواب ملاحظہ کریں۔

مراجع :

1. "علام السید المنشورة" (86)
2. "مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین" (160/3)